© rasailojaraid.com

سیاست سے پہلے دعوت

اسلامی قانون اور شرعی سیاست اپنی ذات میں معقول ودل پذیر، امن خیز اور مظالم شکن سہی، لیکن اس کے لیے اسی کے مناسب فضا اور ماحول کی بھی تو ضرورت ہے جو اسے دل چسپ اور دل پذیر بنائے۔ اور وہ ماحول بغیر اس حقانی تبلیغ اور دعوت وارشاد کے پیدا نہیں ہوسکتا جو قرآنی اصول پر مبنی ہو اس لیے اس نظام تبلیغ کو چھوڑ کر اسلامی دیانت وسیاست دونوں کے لیے زمین ہموار کر لینا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اگر بغیر اس ارشادی نظام کے اسلامی حکومت کا کوئی ڈھچر قائم بھی کر لیا جائے تو وہ محض اسمی ورسمی ہوگا، جس میں کوئی جذب وکشش ہوگی نہ پائیداری اور پختگی، اور اگر کسی حد تک ہوئی بھی تو پھر اس سے لادینیت کی فضا ہموار ہوتی رہے گی جو انجام کار خود اسلامی مقاصد کے لیے مخرب ثابت ہوگی۔ اس لیے دیانت ہی کے حق میں نہیں، سیاست اسلامی کے حق میں بھی یہ تبلیغ وارشاد ایک روح حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔

آج امت کا سب سے شدید مرض اور عظیم فتنہ یہی ترک تبلیغ اور ترک امر بالمعروف ہے جس نے اس کے ہر ایک نظام کو درہم برہم کر رکھا ہے۔ جب کسی خاطی اور مجرم کو اپنے جرم وخطا پر مطلع ہونے کی صورت ہی نہ رہے اور کسی کی طرف سے کسی کو روک ٹوک کرنے کا راستہ ہی کھلا ہوا نہ ہو، گویا مریض کو خود اپنے مرض کی خبر نہ ہو نہ دوسرے کی طرف سے تنبیہ کی صورت ہو تو ظاہر ہے پھر ازالہ مرض کی صورت ہی کیا ہو سکتی ہے اور قوم کس طرح پنپ سکتی ہے؟

(مولانا قاری محمد طیبؒ، ''اصول دعوت اسلام'')

© rasailojaraid.com